صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

مباحثات

بروز سوموار مورخہ 5 اکتوبر 2015ء

(بمطابق 20 ذالحجہ 1436ء ہجری)

جلد 15 شمارہ 63

سرکاری رپورٹ

مندرجات	صفحہ نمبر
1۔ تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ	2671
2۔ نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات	2674
3۔ اراکین کی رخصت	2697
4۔ مسئلہ استحقاق	2697
5۔ توجہ دلاؤ نوٹس ہا	2700
6۔ مسودہ قانون کا متعارف کرایا جانا (خیبر پختونخوا، وسلبلووزر، پروٹیکشن، ویجلنس کمیشن مجریہ 2015ء)	2702

7۔ مسودہ قانون (ترمیمی) کا زیر غور لایا جانا (خیبر پختونخوا کینال اینڈ ڈرینج مجریہ 2015ء) 2702
8۔ مسودہ قانون (ترمیمی) کا پاس کیا جانا (خیبر پختونخوا کینال اینڈ ڈرینج مجریہ 2015ء) 2703
9۔ مجلس قائمہ برائے محکمہ انتظامیہ کی رپورٹ کا منظور کیا جانا 2706
10۔ ساتویں این ایف سی ایوارڈ کی دوسری ششماہی رپورٹ کا ایوان کی میز پر رکھا جانا
(جنوری تا جون 2014) 2706
11۔ خیبر پختونخوا کی امور سے متعلق پالیسی اصولوں کے مشاہدات اور ان پر عملدرآمد کی
رپورٹ برائے سال 2014 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا 2706

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 05 اکتوبر 2015ء بمطابق 20 ذی الحج 1436 ہجری بعداز دوپہر تین بجکر چالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

ذٰلِكُمُ ٱللَّهُ رَبُّكُمۡ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ خَٰلِقُ كُلِّ شَيۡءٖ فَٱعۡبُدُوهُ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيۡءٖ وَكِيلٞ ۝ لَّا تُدۡرِكُهُ ٱلۡأَبۡصَٰرُ وَهُوَ يُدۡرِكُ ٱلۡأَبۡصَٰرَ وَهُوَ ٱللَّطِيفُ ٱلۡخَبِيرُ ۝ قَدۡ جَآءَكُم بَصَآئِرُ مِن رَّبِّكُمۡ فَمَنۡ أَبۡصَرَ فَلِنَفۡسِهِۦ وَمَنۡ عَمِيَ فَعَلَيۡهَا وَمَآ أَنَا۠ عَلَيۡكُم بِحَفِيظٖ ۝ وَكَذَٰلِكَ نُصَرِّفُ ٱلۡأٓيَٰتِ وَلِيَقُولُواْ دَرَسۡتَ وَلِنُبَيِّنَهُۥ لِقَوۡمٖ يَعۡلَمُونَ ۝ ٱتَّبِعۡ مَآ أُوحِيَ إِلَيۡكَ مِن رَّبِّكَ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ وَأَعۡرِضۡ عَنِ ٱلۡمُشۡرِكِينَ۔

(ترجمہ): یہی (اوصاف رکھنے والا) خدا تمہارا پروردگار ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ (وہی) ہر چیز کا پیدا کرنے والا (ہے) تو اسی کی عبادت کرو۔ اور وہ ہر چیز کا نگراں ہے۔ (وہ ایسا ہے کہ) نگاہیں اس کا ادراک نہیں کر سکتیں اور وہ نگاہوں کا ادراک کر سکتا ہے اور وہ بھید جاننے والا خبردار ہے۔ (اے محمد ﷺ! ان سے کہہ دو کہ) تمہارے (پاس) پروردگار کی طرف سے (روشن) دلیلیں پہنچ چکی ہیں تو جس نے (ان کو آنکھ کھول کر) دیکھا اس نے اپنا بھلا کیا اور جو اندھا بنا رہا اس نے اپنے حق میں برا کیا۔ اور میں تمہارا نگہبان نہیں ہوں۔ اور ہم اسی طرح اپنی آیتیں پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں تاکہ کافر یہ نہ کہیں کہ تم (یہ باتیں اہل کتاب سے) سیکھے ہوئے ہو اور تاکہ سمجھنے والے لوگوں کے لئے تشریح کر دیں۔ اور جو حکم تمہارے پروردگار کی طرف سے

تمہارے پاس آتا ہے اسی کی پیروی کرو۔ اس (پروردگار) کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور مشرکوں سے کنارہ کرلو۔ وآخِرُ الدَّعْوٰنا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 2160، جناب بخت بیدار صاحب۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، یہ 'کوئسچنز آور' ختم ہو جائے، اس کے بعد آپ کو میں موقع دے دوں گا۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر! ایک پوائنٹ ہے، اس پہ ذرا بولنے کا موقع دے دیں۔

جناب سپیکر: جی جی، کیا ایشو ہے؟ بسم اللہ جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب! میں بہت مشکور ہوں آپ کا اور میں نے پہلی دفعہ ایجنڈے سے پہلے آپ سے ٹائم مانگا ہے کیونکہ اس دن اس ایوان میں ایک ایسا ممبر آیا ہے اور اس کی تقریر سن کر مجھے بہت خوشی ہوئی کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ وہ بلا مقابلہ منتخب ہو کے آیا تو میں اس کو مبارکباد دینا ثناء اللہ صاحب کو ضروری سمجھتا تھا۔ ان کی پارٹی کے ڈپٹی پارلیمانی لیڈر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، گو کہ انہیں قومی وطن پارٹی، جے یو آئی، مسلم لیگ (ن) اور عوامی نیشنل پارٹی نے سپورٹ کیا۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے کہا کہ نلوٹھا صاحب! کوئی بہت سیریس ایشو ہے جو آپ ڈسکس کرنا چاہتے ہیں، اس وقت۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جی سر۔ سر! یہ بہت سیریس ایشو ہے، بہت سیریس ایشو ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے کہا کوئی Sensitive issue ہے تو۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر! یہ بندہ جو ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ تو ٹھیک ہے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میں نے اس کی باتیں سن کر میں اتنا متاثر ہوا ہوں اسلئے اسے مبارکباد دینا میں نے ضروری سمجھا۔۔۔۔

جناب سپیکر: چلو چلو، وہ Available ہو تو پھر آپ مبارکباد دیں، وہ تو نہیں ہیں اس وقت Available، میری بات یہ ہے کہ وہ Available نہیں ہیں، جب وہ Available ہوں گے تو آپ اس کو مبارکباد دے دیں گے ان شاء اللہ۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر! میں صرف مبارکباد دینا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: چلو وہ آپ، آپ کی مبارکباد کا کوئی فائدہ نہیں ہے، نہیں ہے وہ اس وقت۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر! ان کی پارٹی کے ڈپٹی پارلیمانی لیڈر موجود ہے، ان کو میں مبارکباد پیش کروں گا۔

جناب سپیکر: ہوتا یہ ہے کہ جو بھی اس قسم کی۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر! میں مختصراً بات کروں گا۔

جناب سپیکر: چلو بسم اللہ مختصر کر لیں، مختصر بات کر لیں جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سر! میری ایک بات رہتی ہے، ایک بات رہتی ہے، Kindly مجھے مبارکباد اس کو دینے دیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ نہیں ہے اس وقت۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: بڑی کنجوسی ہے سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! بات یہ ہے کہ میں ان کی باتوں سے بڑا متاثر ہوا ہوں۔ جناب سپیکر صاحب! جب اس نے کہا کہ تحریک انصاف نے بھی مجھے اپنے حلقے میں سپورٹ کیا ہے تو میں تحریک انصاف کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے پیپلز پارٹی اپوزیشن کے ایک ممبر کو سپورٹ کرکے یہ ثابت کیا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان خان! شاہ فرمان خان وضاحت کر لیں گے۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: کہ اپوزیشن کا، جو اپوزیشن کا مثبت رویہ اس اسمبلی میں رہا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں شاہ فرمان خان وضاحت کرلے گا، Wait کریں۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: تو اس پر میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ اس سے اپوزیشن کا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ جی، شاہ فرمان خان!

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): جناب سپیکر! اتحاد کیلئے پارٹی لیڈرشپ اور پارٹی فیصلہ کرتی ہے اور پاکستان تحریک انصاف نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ ہم جماعت اسلامی کو سپورٹ کریں گے اور ہم نے کیا۔ جناب

سپیکر! اس وقت تقریباً 50% ہماری سیٹیں ہیں مانسہرہ کے اندر اور اس سے پہلے پاکستان تحریک انصاف کی مانسہرہ کے اندر کوئی سیٹ نہیں تھی، لہذا میں پی ایم ایل (این) کے ان سارے ورکرز کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے لوکل باڈیز میں پاکستان تحریک انصاف کو ووٹ دیا (تالیاں) اور انہوں نے ہمارے Candidates کو کامیاب کیا، بہر حال پی ٹی آئی کا فیصلہ تھا، ہے کہ ہم جماعت اسلامی کے ساتھ اکٹھے چلیں گے۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر: 'کوئسچنز آور' : بخت بیدار صاحب، 2160۔ بخت بیدار صاحب، بخت بیدار صاحب، پلیز۔

(مداخلت) نہیں، کوئسچن، بخت بیدار صاحب، 2160۔

* 2160 _ جناب بخت بیدار: کیاوزیر صنعت و حرفت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ SMEDA کو باہر ممالک سے فنڈ ملتا ہے جس کو دہشتگردی اور سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں خرچ کیا جاتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ فنڈ گزشتہ پانچ سالوں میں کتنا ملا ہے، نیز مذکورہ فنڈ کو کن مدات میں استعمال کیا گیا ہے؛

(ii) مذکورہ فنڈ جن مستحق لوگوں کو ملا ہے، ان کے نام و پتہ کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے، نیز جن مستحق لوگوں کو فنڈ نہیں ملا، کو نہ ملنے کی وجوہات بیان کی جائیں؟

جناب عبدالمنعم (معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی نہیں، SMEDA کو باہر ممالک سے کوئی فنڈ نہیں ملتا، البتہ حکومت خیبر پختونخوا اور فاٹا سیکرٹریٹ نے عالمی بینک کے فنی اور مالی تعاون سے ایک منصوبہ بعنوان "معاشی بحالی برائے خیبر پختونخوا اور فاٹا (ERKF) "Economic Revitalizing in Khyber Pakhtunkhwa and FATA" شروع کیا ہے۔ منصوبے کا 70% حصہ خیبر پختونخوا کے دہشتگردی سے متاثرہ اضلاع اور فاٹا کی چھوٹی اور درمیانی صنعتوں (SMEs) کی بحالی کیلئے مختص ہے جس پر عملدرآمد میں SMEDA معاہدے کے تحت معاونت فراہم کر رہی ہے۔

(ب) (i) مذکورہ منصوبے کیلئے عالمی دوست ممالک نے 20 ملین ڈالر گرانٹ کی صورت میں امداد فراہم کی ہے جو گزشتہ پانچ سالوں سے نہیں بلکہ مئی 2012 سے جون 2015 تک ہے۔ منصوبہ ہذا کی تین مدات ہیں:

1۔چھوٹی اور درمیانی صنعتوں (SMEs) کی بحالی (SMEs development)

2۔انویسٹمنٹ موبلائزیشن (Investment Mobilization)

3۔انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ اور ملحقہ اداروں کی استعداد کار بڑھانا (Capacity building)

(ii) متاثرہ صنعتوں کی بحالی مذکورہ بالا منصوبے کے تحت عالمی بینک کے تعاون سے ایک طے شدہ طریقہ کار کی روشنی میں 'پہلے آئیے پہلے پائیے' کی بنیاد پر کی جاتی ہے۔اس سلسلے میں مختلف اضلاع سے اب تک 3484 درخواستیں موصول ہوچکی ہیں جن میں 879 درخواستیں منظور ہوچکی ہیں جن کی مالیت 61 کروڑ پانچ لاکھ روپے (610.5 ملین روپے) ہے جن میں 663 متاثرہ صنعتوں کو 40 کروڑ سات لاکھ روپے (400.7 ملین روپے) کی ادائیگی ہوچکی ہے، باقی ماندہ 216 کو قواعد و ضوابط کی تکمیل کے فوراً بعد ادائیگی ہو گی، نیز جن مستحق لوگوں کو نہیں ملا، وہ تو یا طے شدہ طریقہ کار پر پورا نہیں یا اپنی باری کا انتظار کریں۔اس سلسلے میں منظور شدہ اور فنڈ حاصل کرنے والی صنعتوں کی تفصیل لف ہے۔

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر صاحب! ډیره زیاته شکریه۔ زما چې کوم سوال دے 2160، دا به تاسو ته یاد وی چې دا څلور شپږ میاشتې مخکښې هم په دې فلور راوړے وو، نن خو بلها چې کوم جوابات ما ته راکړے شوی دی، هغه ټول Totally غلط دی۔ یو خو دا ئے وئیلی دی چې "لسٹ لف ہے"، د دې سره لسټ شته نه چې کومو کسانو ته دا پیسې ملاؤ شوې دی۔ دویم، په اول کښې دوئ دا وائی چې 'نان' مونږ ته څه امداد نه دے ملاؤ شوے، بیا وروستو وائی چې اؤ مونږه ورکړی دی۔ خبره دا ده سپیکر صاحب! ما ته Surety هغه ټائم کښې چې کوم ایډوائزر وو، اوس هم دے، ما ته ئے راکړې وه چې شل ورځو کښې به دننه دننه دا Total payment مونږه اوکړو۔ زه دا وایم چې زما یواځې نه د دې پوره ایوان استحقاق مجروح شوے دے چې تر اوسه پورې هغه شل ورځې خو پریږده خو شپږ میاشتې تیرې شوې، هغې کښې دوئ یو قدم مخکښې نه دی تلی۔ بله خبره دا ده چې دوئ دا جواب غلط ورکړے دے

چې ما وئیلی دی چې تاسو ته امداد ملاؤ شوے دے ، دوئ وئیلی دی چې ناں، اول خو خبره ده بیا وروستو وائی چې لسټ لف دے نو چې لسټ لف دے ، هغه لسټ چرته دے ، چرته لاړو ، څوک دی؟

جناب سپیکر: لاء منسٹر! لاء منسٹر، پلیز۔

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر! دې سوال کښې زما یو سپلیمنټری دے۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری، جعفر شاہ صاحب، جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: تهینک یو جناب سپیکر صاحب۔ دا بخت بیدار صاحب ډیر Important issue په دې فلور باندې راوړو جی۔ زه یو دوه ګهنټې مخکښې د SMEDA دفتر ته تلے وومه، ډیر خلق راغلی وو جی د کالام نه، د اتروړ نه، د ګبرال نه، د هغوی دوه کاله اوشو چې هغوی ته Payments نه کیږی او په دیکښې که تاسو ته یاد وی نو په دې فلور باندې منسټر صاحب وئیلی وو چې دا کیس نیب ته حواله شوے دے ، نیب خپله انکوائری کمپلیټ کړې ده۔ بیا چیف منسټر انسپکشن ټیم انکوائری کړې ده، د هغوی انکوائری کمپلیټ شوې ده۔ اوس جناب والا! دا په سوؤنو تعداد باندې هغه خلق راځی، خپلې کرایانې لګوی او دلته کښې هغوی ته Payment نه کیږی، نور څه پکښې نشته خو تش Bureaucratic hurdles دی او د SMEDA Chief سره چې ما خبره اوکړه نو هغه وائی چې حکومتی منسټر صاحب د نن ډائریکټیوز ایشو کړی مونږ به د سبا نه Payments شروع کړو، نو دا ډائریکټیوز ولې نه ایشو کیږی What is the reason?

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر!

جناب سپیکر: منور خان اپلیز، منور خان صاحب۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تھینک یو سر۔ سر! ابھی میں بھی By chance SMEDA کے پاس گیا تھا اور وہاں پر بھی سر! میں نے جب دیکھا کہ لوگ آئے ہوئے تھے۔۔۔۔

جناب سپیکر: (ہنستے ہوئے)

جناب منور خان ایڈوکیٹ: نہیں Really سر! یہ ہنسنے کی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ شاہ حسین جو ہے نا، وہ شرارت کر رہا ہے۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: میں، اگر آپ لوگ اس چیز کو اتنا سیریس نہیں لے رہے ہیں تو میں As a protest آج اپنے اس کوسچن کو بھی نہیں دہراتا، کیونکہ اب میں ایک چیز فلور پہ لانا چاہتا ہوں اور وہاں اگر آپ لوگ اس پر ہنستے ہیں تو میں اس کو As a protest آج۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، منور صاحب! دیکھیں۔۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: نہیں سر! میں نہیں کرتا۔

جناب سپیکر: چلو آپ کے Protest کو ہم نے مان لیا، آپ کے Protest کو ہم نے Recognize کر دیا۔ جی لاء منسٹر صاحب! پلیز۔

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): جناب سپیکر صاحب! کوسچن کا تفصیلاً جواب تو موجود ہے، تاہم اگر میرے دوست اس جواب سے مطمئن نہیں ہیں تو بے شک اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ ان کے Grievances بھی ختم ہوں اور سب کلیئر ہو جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی۔ بخت بیدار صاحب! آپ کیا چاہتے ہیں، کمیٹی کے حوالے کریں؟

جناب بخت بیدار: دا خو جی د لاء منسټر ډیره مهربانی ده چې دا کمیټۍ ته لیږی خو ورسره ورسره د دې ایوان استحقاق مجروح شوے دے چې ما ته منسټر ټائم را کړے وو چې په شل ورځو کښې به دا Payment ټول اوشي۔ په فاټا کښې ټول Payment شوے دے، دلته ولې نه کیږی؟ تاسو ته منور خان صاحب هم او جعفر شاه هم خبره اوکړه چې اوسه پورې خو نیب وو، د نیب خبره ختمه شوه۔

جناب سپیکر: آپ کی ڈیمانڈ کیا ہے، کمیٹی کے حوالے کریں؟

جناب بخت بیدار: هی جی؟

(مداخلت)

جناب سپیکر: کمیٹی کے حوالے کریں، ٹھیک ہے جی۔ بس منسٹر صاحب نے بھی Concern show کی ہے، میں یہ کمیٹی کے حوالے کرتا ہوں۔

جناب بخت بیدار: جی خبره داسې ده چې Payment د اوکړی کنه، د Payment خبره ده۔ دا کمیټۍ ته خو صاحب ستاسو په سربراهۍ کښې کمیټی جوړه شوه، جاوید خټک مو رااوغوښتو دلته، مونږ ورله راغلو، سیکرټری صاحب راسره کښیناستو، ډیرې خبرې اوشوې، ټائم ئے راکړو، هغه ټائم هم تیر شو۔ اوس خبره دا ده چې دے د ټائم اوښائی چې یره څه ټائم پورې به دا Payment اوشی؟

جناب سپیکر: بخت بیدار صاحب! اصولی دا ده چې کمیټۍ ته به ئے حواله کړو، تاسو کمیټۍ کښې دس دن کښې دننه دننه د دې رپورټ اسمبلۍ ته راوړئ، د اسمبلۍ رپورټ په رڼا کښې به حکومت بیا چې دے نو هغې کوم Decision ورکوی، زه بالکل دا دغه ته کومه، کمیټۍ ته ریفر کومه۔۔۔۔۔

جناب بخت بیدار: تاسو ټائم مقرر کړئ، تاسو ټائم مقرر کړئ کمیټۍ ته۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه تاسو به زه۔۔۔۔۔

جناب بخت بیدار: ټائم فکس کړئ، ګوره جی دا پیسې زمونږ نه ځی، واپس دا پیسې زمونږ نه واپس ځی۔

جناب سپیکر: میټنګ به Arrange کړی، دس دن کښې به دننه دننه اوکړی ان شاء اللّٰه۔

جناب بخت بیدار: څه صحیح ده۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Question No. 2181, Madam Najma Shaheen, please.

* 2181 _ محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر مال از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ کوہاٹ میں پٹوار سرکلز موجود ہیں؛

(ب)اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کوہاٹ میں پٹوار سرکلز اور ان سرکلز میں موجود دفتروں کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز حکومت نئے سرکلز بنانے اور پٹواری بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب علی امین گنڈاپور (وزیر مال): (الف) کوہاٹ میں 54 پٹوار سرکلز ہیں۔

(ب) از رپورٹ آمدہ ڈپٹی کمشنر کوہاٹ 15 پٹوار خانے سرکاری عمارتوں میں ہیں جبکہ بقایا کرایہ پر لئے گئے ہیں۔(تفصیل پٹوار خانہ جات ایوان کو فراہم کی گئی)۔ نیز ہر ڈپٹی کمشنر کو کرایہ پر پٹوار خانہ حاصل کرنے کیلئے 10 ہزار اور چھ ہزار روپے بطور کرایہ فی پٹوار خانہ اربن و دیہات بالترتیب مہیا کئے گئے ہیں۔ حکومت کو فی الحال کلکٹر کوہاٹ کی طرف سے نئے پٹوار سرکلز بنانے اور مزید پٹواری بھرتی کرنے کی کوئی تجویز موصول نہیں ہوئی۔

محترمہ نجمہ شاہین: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب! اور شکریہ جناب منسٹر صاحب کہ ڈیڑھ سال بعد میرا یہ کوسچن دوبارہ آرہا ہے اور اس سے پہلے بھی کئی بار آچکا ہے لیکن منسٹر صاحب موجود نہیں ہوتے تھے تو اس کا جواب مجھے نہیں دیا جا رہا تھا۔ یہاں جو مجھے جواب دیا گیا ہے "کوہاٹ میں 54 پٹوار سرکلز ہیں" جو کہ پندرہ جو ہیں تو وہ سرکاری بنائے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ جو میرے خیال میں 40 یا 39 کے قریب ہیں، وہ لوگوں کے مکانوں میں یا بیٹھکوں میں یا حجروں میں بتائے گئے ہیں لیکن جناب سپیکر صاحب! ان کا بھی کوئی وجود نہیں ہے، وہ وقتی طور پر اسی وقت ملکوں کی بیٹھکوں میں بٹھا کے اور اس وقت ان کو حل کر دیا جاتا ہے اس کے مسئلے کو اور یہ جو کرایہ یہاں بتایا جا رہا ہے 10 ہزار اور چھ ہزار کے قریب، یہ جو ہے تو یہ تحصیلدار اور ڈی سی کے اس میں جا رہا ہے کیونکہ یہاں جو پٹوار سرکلز جو ہیں تو وہ کوہاٹ شہر بازار میں چند کمرے کرائے کے لیے ہوئے ہیں اور اسی میں یہی کام ماہانہ طور پر دو تین ہزار روپے دے کے ہو جاتا ہے، باقی یہ کرائے جو ہیں تو اس کا کوئی وجود نہیں ہے۔ جی، 40 ہیں، اگر ان میں سے 20 بھی مجھے آ کے، میں چیلنج کرتی ہوں کہ 20 بھی اگر آ کے مجھے وہاں پہ نشاندہی کر دی جائے تو اس پہ آپ کا شکریہ ادا کر لوں گی۔

جناب سپیکر: علی امین صاحب!

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر! د دې پټواری متعلق-----

جناب سپیکر: جی جی، شاہ حسین۔

مفتی سید جانان: مائیک خو زما والا کھلاؤ شوے دے۔

جناب سپیکر: شاہ حسین، شاہ حسین، چلو مفتی جانان صاحب! میں۔۔۔۔۔

مفتی سید جانان: مهربانی سر۔ دا زمونږ خورکئ لکه څنګه خبره اوکړه، دا جی 39 پټوارخانې دی او دا په کرایه باندې دی۔ د دې ماهانه چار لاکھ 12 هزار 600 روپې د دې ماهانه خرچه ده او 48 لاکھ روپئ د دې سالانه خرچه ده 48 لاکھ روپئ جی خو دا په جنوبی اضلاع کښې خاصکر د امن و امان په نوم باندې دا یو شے شروع شوے دے، د دې څه حقیقت نشته دے، دا پیسې ضائع کیږی، لکه خورکئ څنګه اووئیل چې دا د چا جیبونو ته ځی۔ دلته خو مونږ دا وایو چې پټوار سرکلز شفاف شول، پولیس شفاف دی او دا شفاف دی خو حقیقت دا دے چې دا د ملک ډیر لوئې، 48 لاکھ روپئ سالانه دا په سرکلز باندې نه خرچ کیږی، دا زما جیب ته ځی او دا تاسو جیب ته او د نورو خلقو جیب ته ځی، نو گزارش به مو دا وی، کمیټئ ته د لاړ شی۔

جناب سپیکر: شاہ حسین! میرے خیال میں آپ کا مائیک مستقل بند ہے۔

جناب شاہ حسین خان: شکریه جناب سپیکر۔ سپیکر صاحب، د دې سوال دویمه حصه چې ده، یو خو د دې کرایه ګانو دا ده، په دې(ب) کښې د دې پټواریانو د بهرتئ خبره هم ده۔ کله چې ډپټی کمشنرانو پسې هغه امیدواران لاړ شی چا چې پټوار ټریننګ کړے دے، کسان شته په دې ضلعو کښې مختلفو دغه کښې، نو هغوی ورته وائی چې مونږ ته به بورډ آف ریونیو نه اجازت راځی، مونږ به پټواری بهرتی کوؤ۔ بورډ آف ریونیو والا پسې چې هغوی راشی، هغه پټواریان کوم چې امیدواران دی نو هغوی ورته وائی چې دا د ډپټی کمشنر اختیار دے چې هغه پټواری بهرتی کړی۔ نو هغه امیدواران کوم چې بهرتئ ته تیار دی او دیکښې بیا څه اشتهار نه کیږی ځکه چې هغه چې کوم کس، دا تحصیل Base باندې دی، نو چې کوم تحصیل کښې پوسټونه خالی وی او پټوار ټریننګ، هلک پټواری ټریننګ کړے وی نو هغه بهرتی کیږی خو هغوی پیښور او د متعلقه ضلعې چکرې لګوی۔ دوئ وائی چې مونږ ته به هغوی وائی او هغوی وائی چې مونږ سره دا اختیار نشته۔

جناب سپیکر: علی امین گنڈا پور! پلیز۔

جناب علی امین خان (وزیر مال): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ، جناب سپیکر۔ جو انہوں نے سوالات کئے ہیں، ان کے جوابات میرے خیال میں، وہ جواب تو انہوں نے خود پڑھ لیا ہے جو محکمے نے دیا تھا۔ یہ جو پٹوار سر کلز کے بارے میں انہوں نے پوچھا ہے، اس کا جواب تو کلیئر ہے لیکن ساتھ میں اگر یہ جو بات کر رہی ہیں کہ پٹواری موجود نہیں ہوتے اور انہوں نے کرائے پر یہ جگہ نہیں لی، تو پہلی بار ہماری حکومت نے یہ Step لیا ہے کیونکہ اس سے پہلے پٹواری اپنے حلقوں میں نہیں بیٹھتے تھے، موضع میں اور ساتھ ساتھ یہ شکایت بھی آتی تھی کہ چونکہ پٹواریوں کو الاؤنس نہیں ملتا کرائے کی مد میں تو وہ لوگوں سے لوٹ مار کرتے ہیں اور اس کے اوپر جنہوں نے یہ تحفظات کا اظہار کیا ہے کہ یہ پہلے چونکہ ڈپٹی کمشنرز صاحبان کو جا رہے ہیں اور یہ ہمارا ہی پیسہ ہے، عوام کا پیسہ ہے، ٹیکس کا پیسہ ہے، اگر ان کو تحفظات ہیں تو میں سب سے جتنے بھی ایم پی ایز یہاں بیٹھے ہیں، چاہے وہ حکومت کی بنچز پہ ہیں، چاہے اپوزیشن کی بنچز پہ ہیں، ان سے ریکویسٹ کروں گا کہ اس کیلئے 'پراپر' کمیٹی بنالیں اور اپنے اپنے حلقوں میں چیک کریں اور جہاں جہاں پر بھی یہ ہو رہا ہے کہ پیسہ یہاں سے جا رہا ہے حکومت کا اور وہ استعمال نہیں ہو رہا ہے اور پٹواری موجود نہیں ہے تو سخت کارروائی بھی کی جائے گی اور ساتھ میں جو ایک اور سوال ہے جی کہ پٹواری کی بھرتی کے بارے میں تو چونکہ ماشاء اللہ اس وقت ہمارا سسٹم کمپیوٹرائزڈ ہو رہا ہے، اس میں تیزی سے کام جاری ہے اور ان شاء اللہ 2017 دسمبر تک ہمارا پورا صوبہ جو ہے، وہ ان شاء اللہ کمپیوٹرائزڈ ہو جائے گا، تو مزید پٹواری میرے خیال میں بھرتی کرنے کی ہمیں یہاں پہ ڈیمانڈ نہیں کرنی چاہیئے کیونکہ پہلے پٹواریوں سے لوگ تنگ ہیں، ہم تو ختم کر رہے ہیں ان کو اور آپ مزید بھرتیاں مانگ رہے ہیں۔ یہ تو میرے خیال میں جتنے ہیں کافی ہیں یہ اور باقی یہ جن کا کوسچن ہے، یہ سارے اپنے ڈسٹرکٹس میں، اپنے حلقوں میں یہ چیک کرلیں اور جو بھی ڈپٹی کمشنر یا کوئی بھی تحصیلدار کوئی بھی Involved ہے اس چیز میں کہ پیسہ یہاں جا رہا ہے اور وہاں پر پٹواری صاحبان جو ہیں، اس کو استعمال نہیں کر رہے یا وہ پھر بھی شہروں میں ہی بیٹھے ہوئے ہیں، ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ شکریہ۔

محترمہ نجمہ شاہین: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: میڈم، میڈم!

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ایک منٹ، میڈم! تو پہلے وہ کرلیں نا، جو 'کنسرنڈ' جس نے کو ئسچن کیا ہے۔ جی میڈم!

محترمہ نجمہ شاہین: سر! بات اس طرح ہے کہ یہاں سی ایم صاحب نے خود یہ اعلان کیا تھا کہ بھئی ہم نے اس کو کمپیو ٹرائزڈ کر دیا ہے اور آج کے بعد یہ حالات نہیں ہوں گے لیکن میرے خیال میں ڈیڑھ سال گزرنے کے بعد میرے خیال میں تو کم از کم کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ باقی علاقوں کے لوگ بیٹھے ہیں، شاید وہاں پر کوئی ایسا سلسلہ چل رہا ہو کیونکہ یہ جو انہوں نے کہا ہے، کمیٹی بنادی جائے، کمیٹی ابھی بنادی جائے تاکہ اس پر باقاعدہ وہ کام ہو سکے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: علی امین!

محترمہ نجمہ شاہین: بنادی جائے، وہ زبانی ہوتا ہے، پھر اس کے بعد کوئی نہ کمیٹی ہوتی ہے نہ، اگر کمیٹی کو کوئسچن بھی چلا جاتا ہے تو پھر بھی سال گزرنے کے بعد بھی اس پر کوئی ایکشن نہیں لیا جاتا۔

جناب سپیکر: جی علی۔۔۔۔

جناب شاہ حسین خان: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: شاہ حسین!

جناب شاہ حسین خان: سپیکر صاحب! زه د هغه پوستونو خبره کومه چې کوم په تحصیلونو کښې یا په ضلعو کښې خالی پوستونه دی۔ زه نوی د Create کولو د پوسټ خبره نه کومه۔۔۔۔

جناب سپیکر: اوکے۔

جناب شاہ حسین خان: چې پوسټ د نوے Create کړی، بلکه هغه زاړه چې کوم Already خالی پوستونه دی، زه د هغې خبره کوم۔

جناب سپیکر: علی امین!

وزیر مال: جہاں تک پہلا انہوں نے کوئسچن کیا ہے، میڈم نے تو میں یہ بولوں گا کہ کمیٹی کی سربراہی جو ہے، وہ آپ خود کرلیں کیونکہ یہ کوئی چھوٹا ایشو نہیں ہے، عوام کے ٹیکس کا پیسہ ہے اور اس کو سیریس لے لیں۔ سارے نمائندے یہاں موجود ہیں اور اس کو Seriously میں اس بات کو Endorse کرتا ہوں، میں اس کا ساتھ

دوں گا اور جتنی سخت کارروائی ہوئی، اسے بھی ہم کریں گے لیکن نشاندہی ضروری ہے۔ ہر حلقے سے ہونی چاہیئے، ہر ایم پی اے کی ہونی چاہیئے اور دوسرا جو انہوں نے کوئسچن کیا ہے، ایم پی اے صاحب نے، اس میں جو پٹواری کی بھرتی ہے، وہ ڈسٹرکٹ کیڈر کی پوسٹ ہے پٹواری اور ڈپٹی کمشنر اس کو کرتا ہے اور جہاں پہ پوسٹیں Vacant ہوتی ہیں یا اگر کوئی ریٹائرڈ ہوتا ہے تو وہاں پر ڈسٹرکٹ لیول پر یہ پوسٹ آتی ہے، تھرو ڈی پی سی ہوتی ہے اور کمشنر کا بھی ایک نمائندہ ہوتا ہے اس کے اندر، تو یہ وہاں پر اپنے حلقوں میں چیک کر لیں، جہاں پر یہ پوسٹ Vacant ہے تو ڈپٹی کمشنر صاحب کو یہ بول دیں گے تو بورڈ آف ریونیو سے یہ کام نہیں ہوتا، ڈسٹرکٹ لیول پہ پوسٹ وہی پہ ہو جائے گی۔

<u>جناب سپیکر</u>: اچھا، اس میں اس طرح کرتے ہیں کہ جو لوکل ایم پی ایز ہیں، خاصکر جو کوہاٹ کے حوالے سے ہیں جس میں میڈم آپ خود اور کوہاٹ کے ایک دو اور ایم پی ایز۔۔۔۔

<u>ایک رکن</u>: امتیاز شاہد صاحب۔

<u>جناب سپیکر</u>: امتیاز شاہد اور بنگش ضیاء اللہ، آپ تینوں اس کو کر لیں، چیک کر لیں اور اس کی پھر رپورٹ باقاعدہ اسمبلی میں پیش کر دیں۔ 'نیکسٹ'، 2476 محترمہ ثوبیہ شاہد!

* 2476 _ <u>محترمہ ثوبیہ شاہد</u>: کیا وزیر ماحولیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے مالی سال 15-2014 میں محکمہ کو مختلف مدات میں ترقیاتی فنڈ ملا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ مالی سال میں ملنے والی رقم کو کہاں کہاں کتنا کتنا خرچ کیا گیا اور کتنا فنڈ منقضی ہوا، تفصیل فراہم کی جائے، نیز منقضی ہونے کی وجوہات بھی فراہم کی جائیں؟

<u>سید محمد اشتیاق (معاون خصوصی برائے ماحولیات)</u>: (الف) ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) محکمہ ہذا کو سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے مالی سال 15-2014 میں مختلف سکیموں کی مدات میں کل 1149.339 ملین روپے مختص ہوئے۔ بعد ازاں نظرثانی شدہ بجٹ 15-2014 میں 1142.669 ملین روپے مختص کئے گئے جس میں سے 1141.540 ملین روپے خرچ ہوئے، کوئی فنڈ منقضی نہیں ہوا۔ اس ضمن میں جاری شدہ فنڈز اور اخراجات کی تفصیلات ایوان کو فراہم کی گئیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب! میں جواب سے مطمئن ہوں لیکن اللہ کرے کہ یہ سچ ہو۔

جناب سپیکر: اوکے۔ کوئسچن 2477، محترمہ ثوبیہ شاہد!

* 2477 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر اوقاف وحج ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام اے ڈی پی سال 15-2014 میں محکمہ کو مختلف مدات میں ترقیاتی فنڈ ملا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ مالی سال میں ملنے والی رقم کو کہاں کہاں، کتنا کتنا خرچ کیا گیا اور کتنا فنڈ منقضی (Lapse) ہوا، تفصیل فراہم کی جائے، نیز منقضی ہونے کی وجوہات بھی بتائی جائیں؟

جناب حبیب الرحمان (وزیر اوقاف وحج): (الف) جی ہاں۔

(ب) مالی سال 15-2014 میں مذہبی امور سیکٹر کیلئے مبلغ 71.695 ملین روپے مختص کئے گئے جبکہ نظر ثانی شدہ تخمینہ مبلغ 61.066 ملین روپے تھا جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ دینی مدارس اور مساجد کی تزئین وآرائش	12.215 ملین روپے
2۔ مقبروں کی چار دیواری کی تعمیر	21.627 ملین روپے
3۔ مساجد اور مدارس کی بحالی اور ترقی	11.000 ملین روپے
4۔ مسلم طلباء کیلئے وظائف	10.000 ملین روپے
5۔ قرآن / حدیث محل کی تعمیر	4.000 ملین روپے
6۔ خیبر پختونخوا میں ماڈل دینی مدارس کا قیام	2.224 ملین روپے
کل رقم	61.066 ملین روپے

مذکورہ مالی سال میں کوئی فنڈ منقضی نہیں ہوا۔ اخراجات کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب! میں یہی کہہ سکتی ہوں کہ جواب درست ہے لیکن یہ صرف چند ڈسٹرکٹس کو یہ فنڈ محدود نہیں ہونا چاہیئے اور اس میں ان سارے ممبران کا حق ہے، ہر ایک ڈسٹرکٹ کا حق ہے کہ ہر جگہ مداوا، سوری اس کو ترقی مل جائے، باقی ــــــ

جناب سپیکر: اوکے۔ 'نیکسٹ' ــــــ

محترمہ آمنہ سردار: سر! میں ایک ضمنی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 2513، جناب صالح محمد صاحب۔ اس کے بعد پھر بعد بات کریں، آپ کا وہ کوئسچن بھی میں نے آج لینا ہے، وہ خیبر بینک والا۔ جی جی، صالح محمد صاحب۔

* 2513 _ جناب صالح محمد: کیا وزیر محنت وافرادی قوت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ محنت کشوں کی فلاح و بہبود کیلئے کوشاں ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ضلع مانسہرہ میں ورکرز ویلفیئر بورڈ کے تحت محنت کشوں اور ان کے بچوں کی فلاح و بہبود کیلئے کونسے ادارے موجود ہیں، اگر نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں؟

جناب شاہ فرمان (وزیر محنت وافرادی قوت): (الف) ہاں، یہ درست ہے کہ محکمہ محنت کشوں کی فلاح و بہبود کیلئے کوشاں ہے۔

(ب) ضلع مانسہرہ میں تاحال ورکرز ویلفیئر بورڈ کا کوئی سکول، فلاحی ادارہ قائم نہیں کیونکہ ورکرز ویلفیئر بورڈ خیبر پختونخوا اپنے ترقیاتی کام صرف انہی علاقوں میں کرتا ہے جو کہ متعلقہ انڈسٹریل ایریا سے کم از کم 10 کلومیٹر کے فاصلے پر ہوں۔

جناب صالح محمد: جناب سپیکر! یہ جو میرا کوئسچن ہے وزارت محنت وافرادی قوت سے، یہ ورکر ویلفیئر بورڈ کے حوالے سے ہے۔ تو اس جواب سے تو میں کافی حد تک مطمئن ہوں لیکن جس طرح انہوں نے کہا کہ ورکرز ویلفیئر بورڈ کا سکول انڈسٹریل ایریا میں یا اس کے 10 کلومیٹر کے فاصلے تک ہوتا ہے، اگر پورے صوبے میں کہیں ایسی مثال جس طرح منسٹری نے اس کا جواب دیا ہے، اگر یہ ہے تو پھر تو ٹھیک ہے، اگر 10 کلومیٹر سے باہر کوئی سکول نہیں ہے پھر تو ٹھیک ہے۔ تو یہ اگر منسٹر اس کا جواب دے دیں، منسٹر صاحب۔

جناب سپیکر: ہاں ہاں، شاہ فرمان خان۔ ویسے آپ مطمئن ہیں مطلب اس چیز سے۔ شاہ فرمان خان! کوئسچن نمبر 2513۔

جناب شاہ فرمان (وزیر محنت وافرادی قوت): 2513؟

جناب سپیکر: 2513۔

وزیر محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر! جواب تو اس کے اندر موجود ہے کہ جہاں پر ورکرز زیادہ ہوتے ہیں، جہاں پر لیبر زیادہ ہوتے ہیں، وہاں پر یہ سکولز کھولے جاتے ہیں۔ پچھلی گورنمنٹ کے دوران یہ سکولز 18 سے 48 Legally 42, otherwise تک یہ سکولز پہنچ گئے ہیں، تو میں سمجھتا ہوں کہ 30 سکولز پچھلی حکومت کے دوران بڑھائے گئے ہیں۔ اگر مانسہرہ میں ضرورت تھی تو ان کو دے دینا چاہیئے تھے، اگر نہیں ہے لیکن چونکہ ہمارے دور میں کوئی ابھی نیا سکول بنا نہیں ہے، وہ جو پرانے ہیں، ان میں سے بھی کہیں کا لیگل ایشو ہے، فنڈ کا بھی ایشو ہے، اس لحاظ سے چونکہ ہم نے نئے سکولز بنائے نہیں ہیں تو جو پرانا سلسلہ ہے، اسی طرح چلا آرہا ہے۔ تو وہ پہلے سے مانسہرہ کے اندر اس کی کوئی Recommendation نہیں تھی۔

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ آمنہ سردار: سر! میں ایک یہاں پر۔۔۔۔۔

جناب سلیم خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: سپلیمنٹری؟

جناب سلیم خان: جی۔

جناب سپیکر: جی سلیم صاحب، سلیم چترالی!

جناب سلیم خان: تھینک یو، جناب سپیکر۔ محترم شاہ فرمان صاحب نے جو کہا ہے کہ لاسٹ گورنمنٹ میں 18 سے 40 تک پہنچ گئے ہیں اور ابھی ایک سکول بھی اس میں مزید اضافہ نہیں ہوا ہے، تو سر! یہ تعلیمی انقلاب کی باتیں کیوں ہو رہی تھیں؟ ابھی دو ڈھائی سال اس حکومت کو ہو چکے ہیں، ورکر ویلفیئر بورڈ کے اندر ایک سکول کا مزید اضافہ نہیں کیا گیا اور جو Already ہو چکے تھے، ان کو بھی نکالا گیا اور وہ سکولز بند ہیں تو یہ تعلیمی انقلاب کا جو نعرہ لگایا جا رہا ہے، وہ ایمرجنسی کا، اس کا کیا بنا؟

جناب سپیکر: شاہ فرمان خان!

محترمہ آمنہ سردار: جناب سپیکر! میرا ابھی اس میں ایک ضمنی کوئسچن ہے۔

محترمہ معراج ہمایون خان: جناب سپیکر! سر۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ، پلیز آپ، میں دیکھتا ہوں اس کے مطابق کرتا ہوں، سب کو، پلیز آپ، جی جی۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ پلیز بیٹھ جائیں، اس کا جواب دے دیں، اس طرح نہ کریں نا، اس کا جواب دے دے گا پھر آپ کو میں دے دوں گا موقع۔

وزیر محنت و افرادی قوت: جناب سپیکر! یہ فیڈرل فنڈ سے بنتا ہے، اس کیلئے فنڈ اور Approval فیڈرل گورنمنٹ دیتی ہے اور ویسے بھی اس کے اندر میرے خیال میں کہ اگر کسی ڈیپارٹمنٹ کے سب سے زیادہ آفیسرز Arrest ہو گئے ہیں تو وہ لیبر منسٹری کے اندر ہو گئے ہیں، کوئی تین ہزار ٹیچرز ہیں، ان کی Legality, illegality کا مسئلہ ہے۔ Vacancies، کوئی 900 ایسے لوگ ہیں جن کی Vacancy exist نہیں کر رہی تھی اور انہوں نے بھرتی کئے ہوئے ہیں۔ تو ڈیپارٹمنٹ کے اندر بھی مسئلہ ہے لیکن پراونشل گورنمنٹ کا فیصلہ اس کے اندر اسلئے نہیں ہے Effective چونکہ فنڈ بھی فیڈرل گورنمنٹ سے آتا ہے اور Approval بھی فیڈرل گورنمنٹ سے آتی ہے اور آج کل سینیٹ کمیٹی نے Cognizance بھی لیا ہوا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ خاصکر چونکہ کونسچین مسلم لیگ (ن) والوں کا ہے تو فیڈرل گورنمنٹ بھی ان کی ہے، فنڈ بھی ان کا ہے، منسٹر بھی ان کا ہے اور سینیٹ بھی ان کا ہے، تو اگر یہ ادھر یہ مسئلہ حل کر دیں تو ہمارے لئے آسانی ہو گی۔ شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: آمنہ، آمنہ پلیز۔

محترمہ آمنہ سردار: جناب سپیکر! ہمارے علاقے میں گلیات کا علاقہ ہے، وہاں پر کچھ علاقے جو بہت دور دراز ہیں اور وہاں پر ٹیچرز بھی آسانی سے نہیں پہنچ سکتے، لوکل ٹیچرز بھی نہیں ہیں، وہاں پر یہ مسجد سکولز ہیں، ان کو میری ریکویسٹ یہ تھی کہ ان کو بھی رہنے دیا جائے۔

جناب سپیکر: وہ تو اس سے Related نہیں ہے میڈم! وہ تو آپ پھر ایجوکیشن ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن۔۔۔۔۔

محترمہ آمنہ سردار: نہیں، مطلب یہ اسی کے مکتب مسجد سکولز جو سر! یہ والے اسی کے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں اول۔۔۔۔۔

وزیر محنت وافرادی قوت: یہ سکولز Different ہیں پراونشل کے، وہ جب عاطف صاحب آئیں گے، ان کے ساتھ بات کرلیں گے، وہ کر جائے گا ان شاء اللہ۔

جناب سپیکر: 'نیکسٹ' کوئسچن 2515، میڈم معراج ہمایون۔ صالح محمد صاحب! آپ کا ایک کوئسچن رہ گیا، اچھا ایک منٹ، ایک منٹ میڈم! یہ صالح محمد صاحب کا 2514، جناب صالح محمد صاحب!

* 2514 _ جناب صالح محمد: کیا وزیر معدنیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ہذا معدنی ترقی کیلئے صوبہ بھر میں کوشاں ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ضلع کوہستان جو کہ معدنی دولت سے مالا مال ہے، کی معدنی ترقی کیلئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں، نیز کان کنوں کی فلاح و بہبود کیلئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): (الف) درست ہے۔

(ب) ضلع کوہستان میں محکمہ ہذا نے معدنی ترقی کیلئے وہاں اسسٹنٹ ڈائریکٹر کی آسامی پیدا کی ہے اور کان سے مارکیٹ تک معدنیات لے جانے کیلئے شنگل روڈ تعمیر کر رہا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ ثنائی میدان ٹو دبیر

2۔ مانی درہ ٹو گبر

3۔ ڈوگہ ٹو میدان رانولیا

4۔ بیلہ ٹو دبیر

5۔ دارو بانڈہ ٹو دبیر گاؤں

ضلع کوہستان میں کانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کی فلاح و بہبود کے درج ذیل منصوبہ جات جہاں ضرورت ہو زیر غور ہیں:

1۔ مائنز لیبر ویلفیئر ڈسپنسری

2۔ واٹر سپلائی سکیم

یہ سکیمیں ضلع کوہستان میں وہاں قائم کی جائیں گی جہاں Cluster of Mines Areas ہوں، نیز مائنز لیبر کے بچوں کیلئے سکالر شپس بھی دی جائیں گی۔

جناب صالح محمد: جناب سپیکر! یہ حقیقت ہے کہ قدرت نے ہمارے صوبے کو معدنی وسائل سے مالامال کیا ہے لیکن جو مائنز کے حوالے سے اس کیلئے گزشتہ حکومتوں نے بھی اور موجودہ حکومت نے بھی کوئی خاص ایسی پالیسی نہیں بنائی خاصکر کان کنوں کے تحفظ کیلئے اور پھر کوئی سائنسی کوئی ایسا طریقہ ایجاد نہیں کیا، خاصکر کہ میں کوہستان کی بات کرتا ہوں جو کوہستان میں بہت زیادہ مائنز پائے جاتے ہیں لیکن اس کیلئے کوئی خاص پالیسی یا سڑکوں کے حوالے سے، تو میری درخواست ہے کہ جہاں پر یہ زیادہ مائنز، وہاں پر زیادہ ہیں، وہاں پر سڑکوں کیلئے خصوصی فنڈ تاکہ وہاں وہ ضلع جو ہے، وہ دوسرے ضلعوں کے مقابلے میں بھی آئے، پسماندہ ضلع ہے اور وہاں پر اگر اس کیلئے سڑکیں بنائی جائیں تو یہ ہمارے پاس جتنے ذخائر موجود ہیں، میں کہتا ہوں اگر اس پر صحیح پالیسی بنائی جائے مائنز کیلئے، معدنیات کیلئے تو۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اس کوئسچن سے مطمئن ہیں، جو جواب دیا ہے آپ کو؟

جناب صالح محمد: جی جی، میں اس سے مطمئن ہوں، جی مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: مطمئن ہیں۔ 'نیکسٹ'، 2515۔۔۔۔

جناب جعفر شاہ: سپیکر صاحب! د مائنز منسٹر نشته دے۔

جناب سپیکر: نہیں وہ چونکہ کیا کہتے ہیں، وہ "میاں بیوی راضی تو پھر کیا کرے قاضی"۔ جی جی۔

جناب جعفر شاہ: سپیکر صاحب! مهربانی۔

جناب سپیکر: دا میډم دا کوئسچن اوکړی، ته به بیا۔۔۔۔

جناب جعفر شاہ: بس یو منټ کښېنې ختموم۔ ما دا عرض کولو چې مائننګ منسټر نشته او دا محکمه یتیمه پاتې ده نو دا د چا سره ده؟ (قہقہہ)

جناب سپیکر: (ہنستے ہوئے) میڈم معراج ہمایون اپلیز۔2515۔

محترمہ معراج ہمایون خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ډیره مهربانی سپیکر صاحب۔ دا سرحد ډیویلپمنټ اتهارټی چې کوم د دې سرحد اکنامک هغه د پاره جوړه شوې وه،

د هغې نه خبر شوې وومه چې هغه بندوی نو هغه مې تپوس کړے دے سرا چی دا ریشتیا دی چې سرحد ډیویلپمنټ اتهارټی بندیږی؟ نو جواب ئے را کړے دے چې او هغه بندیږی نو بیا زما بل سوال دا وو چې هغه بندوئ، اول خو زه خبر نه یم چې ولې یو شے بند شی، جوړ شی او بیا بند ولې شی؟ او چې بندوئ نو د هغې هغه اثاثې چې دی او د هغې هغه ایمپلائز چې کوم دی، د هغې سره به څه کیږی؟ هغه څه پلان څه شته دے ، څه سټریټیجی شته دے ؟ نو هغه دغه را کړے دے ، جواب څه دا شان دغه، مطمئن زه ډیره نه یمه جواب سره، ځکه چې دوئ لیکلی دی چې هغه بندوؤ او د ریفارمز ایجنډا د لاندې دغه کهلاوؤ، اکنامک زون ډیویلپمنټ منیجمنټ کمپنی کهلاوؤ نو دا خو یو نوم ئے بدل کړو چې ځه ایس ډی اے به نه وی اوس به دا شی، منیجمنټ کمپنی به شی نو څه فرق به را شی؟ اخر چې څه فرق را شی، هغه ئے راته نه دے Explain کړے او بیا د اثاثو هډو ذکر نشته۔ وائی چې د هغې د پاره به یو چارټرډ اکاؤنټنټ فرم هائر کیږی به او هغوی به بیا فیصله کوی چې د اثاثو سره به څه کوؤ او څه به نه کوؤ او دا درې سوه، لس د پاسه درې سوه کسان چې دی نو دا چې د ، سفارشات به بیا پیش کیږی، هغه به کیږی، نو دا یو دومره لویه اهم فیصله کیږی اول، یو لویه اداره بندیږی چې کوم د دومره مودې نه دلته کښې کار کوی نو که د هغې کارکردگی تسلی بخش نه وه نو پکار وه چې هغه مونږه خبر کړی چې دا وجه ده او په دې باندې بندیږی۔ بیا چې بندیږی چې هغه ټول د هغې اثاثې او د هغې هر څه چې دے نو مخکښې د هغې حساب کتاب کړے وے او هغه راغلے وے او په هغې باندې خبرې اترې شوې وے چې دا به بیا کوم ځائې کښې لګی یا کوم ځائې نه لګی او چې بله اداره کهلاویږی نو د هغې ادارې افادیت به څه وی او هغه به څنګه چې دے د سرحد ډیویلپمنټ اتهارټی ځائې اخلی؟ نو د هغې نه به ئے زیاته ښه کارکردگی وی، نو هغه منسټر صاحب انډسټریز والا که هغه لږ مونږه پوهه کړی، لږ Elaborate کړی دا نو هغه ښه به وی چې لږ تسلی او شی۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! آپ اس کو Respond کریں گے؟ یہ جو کوئسچن ہے کوئسچن نمبر 2515۔

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی۔

وزیر قانون: میں یہی عرض کرنا چاہتا ہوں، میں گزارش کرتا ہوں کہ 'کنسرنڈ' منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں، چاہیئے تو یہ تھا کہ یہ میرے ساتھ رابطہ کرتیں یا ڈیپارٹمنٹ سے رابطہ کرتیں لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ میرے ساتھ کوئی رابطہ نہیں کرتا اور یہ بہت بری بات ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ کوئسچن دیا گیا ہے، جواب بھی، Answer بھی دیا گیا ہے لیکن اگر اس سے پھر بھی مطمئن نہیں تو اس کو پینڈنگ رکھا جائے تاکہ منسٹر 'کنسرنڈ' خود آ کے اس کا جواب دیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔ پینڈنگ کر دیں میڈم! اس کو اور Concerned Minister next day-----

محترمہ معراج ہمایون خان: جناب سپیکر! همیشه دا اوشی چې پینډنګ شی او بیا د څه پته هم نه لګی کنه، نو زما ریکویسټ دا دے ډیپارټمنټ ته چې پخپله د بیا دا پلیز هغه اوکړی، دغه کمیټئ له که ورکوی که رااوغواړی ما چې راځئ کبنینو، په دې باندې خبرې اوکړو خو زما خیال دے چې هغه د ټولو اسمبلئ حق دے، د ټولو ممبرانو حق دے چې هغوی ته پته اولګی چې یو آرګنائزیشن ولې بند شو او بل څنګه کهلاؤ شو؟

جناب سپیکر: چونکه په دې باندې به چې کوم 'کنسرنډ' منسټر وی نو هغه به پرې بنه ټهیک ټهاک Response ورکړی چې کوم بیک ګراؤنډ دے، هغه به اووائی، دا ما پینډنګ کړو، پینډنګ۔ کوئسچن مونبر سره تیر دغه باندې 2429، محترمه آمنه سردار۔

* 2429 _ محترمہ آمنہ سردار: کیا وزیر خزانہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت بینک آف خیبر کے انتظامی اور مالی امور پر نظر رکھتی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ بینک آف خیبر Clients کو اطلاعات فراہم کرنے کیلئے میڈیا پر تشہیری مہم چلاتا ہے اور یہ تشہیری مہم صوبائی حکومت کی وساطت سے کسی ایڈورٹائزنگ ایجنسی کے ذریعے چلائی جاتی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو سال 14-2013 اور 15-2014 کے دوران تشہیری مہم پر کتنی رقم خرچ کی گئی ہے، نیز اشتہارات کی ادائیگی کے اوریجنل بلز، متعلقہ ایڈورٹائزنگ ایجنسی کے بلز اور اخبارات میں دیئے گئے اشتہارات کی کاپی کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): (الف) جی ہاں، صوبائی حکومت بینک آف خیبر کے انتظامی اور مالی امور پر نظر رکھتی ہے۔

(ب) بینک کی بہتری اور سرمایہ کاری کو راغب کرنے کیلئے منظم اشتہاری مہم چلائی جاتی ہے۔ تشہیری مہم بینک آف خیبر کے اندر وضع طریقہ کار کے مطابق ایڈورٹائزنگ ایجنسی کے ذریعے چلائی جاتی ہے۔

(ج) سال 14-2013 میں تشہیری مہم پر 41,168,399 روپے جبکہ سال 15-2014 میں تشہیری مہم پر 18,037,421 روپے خرچ کئے گئے۔ مزید برآں بینک آف خیبر صوبائی حکومت کا کسی قسم کا Budgetary grant نہیں لیتا، یہ اخراجات بینک کی اپنی آمدن سے پورے کئے جاتے ہیں۔ چونکہ اصل بلز اور دیگر متعلقہ دستاویزات بینک کے ریکارڈ کا ایک محفوظ حصہ ہوتے ہیں اور یہ اچھے خاصے کاغذات ہوتے ہیں، اسلئے ریکارڈ سے علیحدہ کرکے بھجوانا ممکن نہیں ہوتا، البتہ اسمبلی سیشن کے شروع ہونے پر بینک کا سٹاف لاکر پیش کر سکتا ہے۔

محترمہ آمنہ سردار: شکریہ جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مظفر سید صاحب! ستا سو کوئسچن دے۔

محترمہ آمنہ سردار: جناب سپیکر! یہ کوئسچن نمبر 2429 ہے اور اس جواب سے میں مطمئن کچھ زیادہ نہیں ہوں۔ میں اس کو چھوڑتی ہوں منسٹر صاحب کی صوابدید پر کہ اس کو یہ کمیٹی کو ریفر کرتے ہیں یا اس کیلئے کوئی کمیٹی تشکیل دیتے ہیں؟ منسٹر صاحب کی صوابدید پہ ہے۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر!

جناب سپیکر: جی منور خان صاحب۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر! اس میں میرے خیال میں اس سے پہلے بھی اس کے متعلق جوابات آئے تھے اور جیسے خیبر بینک صوبے کا بینک ہے اور میری انفارمیشن کے مطابق اس میں زیادہ تر جو Loans دیئے جاتے

ہیں، وہ سارے پنجاب کو دیئے جاتے ہیں اور اس میں یہ بھی انکشاف ہوا ہے کہ جناب سپیکر! Write-off بھی ہو چکے ہیں۔ یہاں پہ جو بھی ان کے پاس جاتا ہے، ان کو Loan نہیں ملتا لیکن پنجاب کے ان کو Loan بھی ملتا ہے اور پنجاب والوں کو Write-off بھی کرتے ہیں۔ تو میرے خیال میں جو آمنہ سردار صاحبہ نے کہا کہ اس کو کمیٹی کے پاس بھیجا جائے تاکہ ڈیٹیل کے ساتھ وہاں پہ اس پہ ڈسکشن کی جائے کہ صوبے کے لوگوں کو آپ Loan کیوں نہیں دیتے، پنجاب کو کیوں دیتے ہیں اور پھر Write-off کیوں کرتے ہیں؟ تھینک یو، سر۔

<u>جناب سپیکر</u>: مظفر سید صاحب!

<u>جناب مظفر سید (وزیر خزانہ)</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ محترمہ سردار صاحبہ نے جو کوسچن کیا ہے، اس کا تو جواب حاضر ہے۔ منور خان صاحب نے جو بات اٹھائی ہے، وہ ضمنی کوسچن میں ایک نئی بات تھی، اس کا بھی نوٹس لیا جائے گا اور پوائنٹ اس کا بھی Valid ہے لیکن جہاں تک پہلے کوسچن نمبر 2429 کا تعلق ہے تو اس کیلئے جو Relevant documents ہیں اور جو جوابات ہیں، ان سے اگر وہ پوری مطمئن نہیں ہیں تو میں صرف اس کو یہ ریکویسٹ آپ سے یہ کر رہا ہوں کہ اس سوال کو سر سبز رکھا جائے اور اس کو یہ ڈاکیومنٹس پڑھ کے دو تین دنوں میں اور اس کی ایک نشست بھی کریں گے، اگر وہ مطمئن نہ رہیں تو پھر اس پہ آپ Further کارروائی کریں لیکن جہاں تک نئے کوسچن کا تعلق ہے تو میرے خیال میں قرضوں کے حوالے سے چونکہ یہ ٹیکنیکل بات ہے اور وہ ہے لیکن پھر بھی میں ہاؤس کے احساسات بھانپتے ہوئے میں اس پہ انکوائری آرڈر کرتا ہوں اور اس کا اندازہ لگایا جائے کہ جہاں تک اس صوبے کے Applicants ہیں اور ان کو اگر انصاف نہیں ملے گا یا اس کو اگر جو جائز اس کا حق ہے، وہ نہیں ملا ہے تو اس کا ہم کچھ کر سکتے ہیں اور اس ایوان کو ہم جوابدہ ہیں۔ تو اس پہ میں انکوائری آرڈر کرتا ہوں اور اس کے جواب کیلئے میں ریکویسٹ کر رہا ہوں کہ وہ تھوڑا سا Relevant document پڑھ لیں، اگر وہ اس سے مطمئن رہیں تو ٹھیک ہے، اگر مطمئن نہیں ہیں تو پھر سوال کو سر سبز رکھا جائے۔

<u>جناب سپیکر</u>: اچھا، ہمارے پاس تو کوئی ڈاکیومنٹس نہیں ہیں۔ مظفر سید صاحب! ہمارے پاس تو کوئی ڈاکیومنٹس جو آپ کہہ رہے ہیں کوئی چیز تو ہمارے پاس نہیں ہے۔

وزیر خزانہ: یہ جواب میں تو سپیکر صاحب! انہوں نے جو فگرز دیئے ہیں، کوئی چار کروڑ گیارہ لاکھ اور کوئی ایک کروڑ اسی لاکھ کے فگرز جو انہوں نے مانگے ہیں لیکن وہ بلز وغیرہ کی جو فوٹو سٹیٹ یا جو چیز ہے، واقعی یہ کمی رہ گئی ہے، وہ تو آپ کو بتانا چاہیئے تھا لیکن اس کی جو کاپیاں تیار کی گئی ہیں، وہ مجھے پہنچائی گئی ہیں، میں اسی کے Behalf پہ بات کرتا ہوں۔ اگر اس سے آمنہ سردار صاحبہ مطمئن رہیں تو ٹھیک ہیں Otherwise اسی لئے میں نے یہ بات رکھی کہ سوال کو سرسبز رکھا جائے کیونکہ ہم سسٹم کو کلین کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ میڈم! کیا کہتی ہیں، آپ آمنہ!

محترمہ آمنہ سردار: بہت شکریہ آپ کا سر! اور جناب سپیکر صاحب! میں فنانس منسٹر صاحب کا اسلئے شکریہ ادا کروں گی کہ یہ فوراً کوئسچن دوبارہ اس پہ آگیا ہے، فلور پہ آگیا ہے۔ سر! اس میں اگر یہ ایشورنس ہمیں دے دیں اور یہ بتادیں کہ انہیں یہ ایجنسی کے ذریعے کرتے ہیں یا جس طرح بھی، اور یہ چھوٹی موٹی باتیں جو ہیں، وہ ہم منسٹر صاحب کی ایشورنس پہ ہم صبر بھی کر لیں گے، میں اور میرے ساتھی، یعنی میری پارٹی کے لوگ، ہم اس پہ صبر بھی کریں گے اور ہم سارے بھی بیٹھیں گے، اپوزیشن کے ممبران بھی، میرے اپنے پارلیمانی لیڈرز بھی ہوں گے ہمارے ساتھ اور اس میں اگر ہم لوگ مطمئن نہ ہوئے تو پھر اس کو ہم کمیٹی کو ریفر کریں گے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔

وزیر خزانہ: شکریہ جناب۔ ہاؤس کا جو Consensus بنتا ہے، اسی پہ عمل کیا جائے گا اور پھر آپ کو ان شاء اللہ رپورٹ ملے گی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔ کوئسچن نمبر 2444 اور کوئسچن نمبر 2445، دونوں کوئسچنز ایک ساتھ کر لیں تاکہ بس یہ۔

* 2444 _ جناب عبدالکریم: کیا وزیر آبپاشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع صوابی میں میرہ برانچ نہر (PHLC) کے ساتھ کینال پٹرولنگ روڈ موجود ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ روڈ میرہ ڈاگئی، میرہ لاہور، میرہ جلسئی، میرہ جلبئی، میرہ یعقوبی اور میرہ سوڈھیر کے لوگوں کی آمد ورفت کا واحد ذریعہ ہے اور یہ کئی جگہوں سے خراب ہونے کی وجہ سے آمد ورفت کے قابل نہیں ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ کینال پٹرولنگ روڈ کی تعمیر و مرمت کیلئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب محمود خان (وزیر آبپاشی)</u>: (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ ضلع صوابی میں میرہ برانچ نہر کے ساتھ کینال پٹرول روڈ موجود ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ روڈ میرہ ڈاگئی، میرہ لاہور، میرہ جلسئی، میرہ جلبئی، میرہ یعقوبی اور میرہ سوڈھیر کے لوگوں کی آمد ورفت کا ذریعہ ہے تاہم یہ روڈ جگہ جگہ خراب ہے لیکن لوگوں کی آمد ورفت روڈ پر جاری ہے۔

(ج) مذکورہ کینال پٹرول روڈ کی توسیع اور بحالی کا کوئی منصوبہ صوبائی حکومت کے زیر غور نہیں، بہر حال اگلے مالی سال کے بجٹ میں ایک امبریلا سکیم تجویز کی جا رہی ہے، اس کی منظوری کے بعد مذکورہ روڈ کی بحالی کی کوشش کی جائے گی۔

* 2445 _ <u>جناب عبدالکریم</u>: کیا وزیر آبپاشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع صوابی میں میرہ برانچ نہر (PHLC) میں استعمال سے زیادہ پانی موجود ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ نہر کے ساتھ زرعی اراضی بھی موجود ہے جو کہ نہر سے اونچی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ نہر کے ساتھ واقع زرعی اراضی کو سیراب کرنے کیلئے محکمہ نے کوئی پروگرام بنایا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب محمود خان (وزیر آبپاشی)</u>: (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ نہر کے ساتھ زرعی اراضی موجود ہے جو کہ نہر سے اونچی سطح پر واقع ہے اور Gravity flow سے سیراب نہیں ہو سکتی۔

(ج) مذکورہ نہر کے ساتھ اونچی زمین کو سیراب کرنے کیلئے "Extention of Pehur High Level Canal" نامی منصوبہ کیلئے ایشیئن ڈیویلپمنٹ بینک کے تعاون سے فیزیبلٹی سٹڈی کیلئے کنسلٹنٹ کی خدمات حاصل کی ہیں اور فزیبلٹی کی مکمل چھان بین کے بعد منصوبے پر کام شروع کیا جائے گا۔

جناب عبد الکریم: شکریه، جناب سپیکر صاحب۔ د ټولو نه وړومبې خو جی منسټر صاحب له د حج مبارکی ورکومه، شکر دے چې خیر خیریت سره هغه دې هاؤس ته راغلو۔ دا خو جی وروستو ورځ باندې هم دا کوئسچنز راغلی وو او د کوئسچنز نه مخکښې ډیپارټمنټ ما سره خبره کړې وه او ما صرف په ریکارډ باندې دا خبره راوسته چې لاهور میره، جلسئ میره او جلبئ میره، چونکه دې Answer کښې آرډیز نه دی راکړی خو بیا هم د هغې چې زما څه تسلی اوکړه نو ان شاء الله دا سې ښکاری چې هغه خبره ټهیک کړې ده۔ زه د دې نه مطمئن یم جی، په ریکارډ باندې دا خبره راوستل غواړم جی او دویمه خبره د پی ایچ ایل سی وه جی-----

جناب سپیکر: او اصلی خبر هغه ده۔

Mr. Abdul Karim: Pehur Extention-----

جناب سپیکر: جی۔

جناب عبد الکریم: د Pehur Extention updated feasibility چې ده د دې ورسره روانه ده، د روژې نه لږ غوندې، تقریباً Mid وو، روژه کښې هغه شروع شوې ده او څه شپږ میاشتې ټائم ډیپارټمنټ وائی چې دا دغه دے او Physically ما کتلے دے کار خو پرې روان دے او امید دا ساتو چې د شپږ میاشتو خبره به د شپږ میاشتو وی۔ دیکښې ما صرف یو ریکویسټ کړے وو چې د دې نه پس به د دې Detailed design او د کنسټرکشن ټینډر به کیږی۔ زما ریکوسټ دا وو چې Detailed design او کنسټرکشن دا د Simultaneously اوکړے شی او یو کمپنئ له د ورکړے شی چې دیکښې دا کوم ټائم به لګی چې هغه ټائم پکښې بچ شی مونږ د پاره او په دې شپږ میاشتو کال کښې د ننه د ننه دا ټینډر چې دے نو الحمد لله چې دا ټهیک روان دے، زه مطمئن یم جی۔

جناب سپیکر: محمود خان! د ټولو نه مخکښې حج مبارک شه۔ محمود خان۔

جناب محمود خان(وزیر آبپاشی): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه سپیکر صاحب۔ څنګه چې عبدالکریم صاحب اووئیل د پی ایچ ایل سی باره کښې، دا کومه خبره چې دا کنسلټنټ ته د Detailed design د پاره او د کنسټرکشن د پاره وه نو ان شاء اللّٰه دا به هم یو دغه به راځی یو کمپنی به، یو کس به وی، د 31 د سمبره پورې هغوی مونږ له ټائم راکړے دے چې هغې کښې به فزیبلټی سټډی کمپلیټ شی۔ دې دوران کښې ورسره زمونږه د Detailed design د پاره او د کنسټرکشن د پاره، د یو دغه د پاره کار هم روان دے، هغوی دیخوا ټی او آرز هم رالیږلې دی ډیپارټمنټ ته، په هغې زمونږ کوم Comments دی د ډیپارټمنټ د طرف نه، هغه ورته هم پیش شوی دی، نو امید لرو چې ان شاء اللّٰه د عبد الکریم خان چې کومه خبره ده، دا به هم دغه شان وی۔

جناب سپیکر: شکریه۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: چھٹی کی کچھ درخواستیں آئی ہیں: ملک شاہ محمد خان وزیر صاحب 05اکتوبر؛ میاں ضیاء الرحمان 05اکتوبر؛الحاج ابرار حسین، ڈاکٹر حیدر علی، محمود جان صاحب، ایم پی اے 05تا07اکتوبر؛ وہ تو حاضر ہے، اچھا محمود جان صاحب، محترمہ یاسمین پیر محمد، 05اکتوبر؛ شکیل احمد، ایڈوائزر ٹو وزیر اعلیٰ 05اکتوبر؛ فخر اعظم وزیر 05اکتوبر؛نگہت یاسمین اورکزئی 05اکتوبر؛ مشتاق غنی، 05 اکتوبر۔ منظور ہیں جی؟

(تحریک منظور کی گئی)

مسئلہ استحقاق

جناب سپیکر: مسٹر ملک ریاض خان، ایم پی اے، پریویلج موشن۔

ملک ریاض خان: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطَـٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر، شکریہ۔آج میں جو پریویلج موشن پیش کر رہا ہوں، اس پہ میں خود بھی شرمندگی محسوس کر رہا ہوں لیکن آپ کی

پارٹی نے ایک نعرہ لگایا تھا کہ ہم کرپشن کو دفنائیں گے اور ہم بھی خوش ہو رہے تھے کہ یہ ناسور ان شاء اللہ ختم ہو جائے گا لیکن آج جو میں پریویلج موشن پیش کر رہا ہوں، یہ حلفاً ہو گی، یہ ایسا نہیں ہے کہ کسی پہ بہتان لگایا جائے۔ جناب سپیکر! میں اس وقت 68 سال کی عمر سے گزر رہا ہوں اور آج تک میں نے نہ کسی پہ زبانی، نہ تحریری کوئی شکایت نہیں کی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ ہمارے ہاں انگریز کے دور میں بنوں کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا اور اس کے خاندان کے مشر کو رئیس کہتے تھے، جس میں میرے دادا ملک غلام جیلانی خان بھی تھے، خدا اس کو بخشے، اس نے جو حالات زندگی گزاری ہے، اس کی وجہ سے آج تک کبھی ہماری بے عزتی کسی نے نہیں کی ہے، آج تک میں نے نہ کسی نشے کو ہاتھ لگایا ہے، نہ میں نے جواری کو ہاتھ لگایا ہے، نہ میں نے کوئی اور غلط کام کیا ہے اور نہ کسی کی حمایت کی ہے لیکن میں حیران ہوں کہ ایک ایس ایچ او جو گیارہ سکیل کا ہے، وہ میری بے عزتی کرتا ہے اور میں مجبوراً ایوان کے پاس اپنی فریاد لاتا ہوں۔ جناب والا! یہ میں اپنی حکومتی بینچ، اپوزیشن بنچوں کے بھائیوں سے ریکوسٹ کرتا ہوں کہ یہ ہمارے تمام لوگوں کی مشترکہ عزت ہے، ہم جو سیاست کرتے ہیں، سیاست سے مشکل کام اور کوئی ہے نہیں لیکن اس میں صرف عزت اور احترام ہے اور اس عزت اور احترام کی خاطر ہم دن رات لگے ہوتے ہیں اور لوگوں کو خوش کرتے ہیں، یہ بڑا مشکل کام ہے۔

جناب والا! ایس ایچ او تھانہ منڈان امان اللہ خان نے مجھے بذریعہ حاجی سجاد خان ڈسٹرکٹ کونسلر یو سی بنوں سٹی 22 ستمبر 2015 کو اطلاع بھیجی کہ ملک ریاض خان ایم پی اے سے کہہ دو کہ وہ مجھے ایک عدد ایل سی ڈی ٹی وی خرید کر بھیج دیں اور یہ بندہ حلفاً کہے گا، یہ ایسا میں نہیں کہتا کہ یہ بس زبانی جمع خرچ میں نے شہادت پیش کی۔ میں اس فرمائش پہ حیران ہوا اور خاموش رہا لیکن ایس ایچ او منڈان نے عید کے تیسرے روز 26 ستمبر 2015 کو عصمت اللہ ہیڈ کانسٹیبل بھیجا، اس نے میرے پی اے اعجاز خان سے کہا کہ امان اللہ ایس ایچ او نے ملک ریاض خان ایم پی اے سے تیس ہزار روپے مانگے ہیں۔ جناب سپیکر! میں حیران ہوں کہ میں کوئی غیر قانونی کام نہیں کرتا اور ایس ایچ او مجھ سے ٹی وی اور پیسے مانگ رہا ہے۔ میری عزت کو ٹھیس پہنچایا ہے، اس نے میرے خلاف ایک مذاق کیا ہے، میرا استحقاق مجروح کیا اور کرپشن کی انتہا کی۔ میری استدعا ہے کہ میری یہ تحریک استحقاق کمیٹی کے حوالے کی جائے۔ یہ کیس ہے آپ کی حکومت کیلئے کہ واقعی آپ کرپشن ختم کرنا چاہتے ہیں یا۔۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان خان!

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئر نگ): جناب سپیکر! سب سے پہلے تو اس میں شک نہیں کہ کسی بھی ممبر کا استحقاق اگر مجروح ہو تو وہ پورے ہاؤس کا استحقاق ہوتا ہے اور یہ اصل میں جو بات کی ہے، ہم بالکل اس کے ساتھ متفق ہیں کہ وہ جس نیچر کے بندے ہیں، بالکل ایسا ہی ہوا ہو گا کیونکہ ہم نے پچھلے دو سال سے جوان کو دیکھا ہے کہ وہ نہ بے جا Criticism کرتے ہیں، نہ کسی کے اوپر شکایت لگاتے ہیں۔ چونکہ آنریبل ممبر نے خود کہا کہ کمیٹی کے حوالے کر دیں، اگر ان کے خیال میں اس سے زیادہ اگر کوئی سخت سزا ہو سکتی ہے قانونی طور پر تو وہ بھی وہ خود تجویز کر دیں اور حکومت اس کا ساتھ دے گی۔ میں ریاض صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں، ہم تو کرپشن کے خلاف ہیں، تلوار ہمارے ہاتھ میں ہے، کرپٹ گردنیں چاہئیں، اس نے بھی ایک گردن سامنے رکھ دی ہے، ان شاء اللہ ریاض صاحب وہ کاٹیں گے۔ آپ پھر بھی سوچیں، کمیٹی کے اوپر اگر آپ Depend کرتے ہیں تو ٹھیک ہے، کوئی اور اگر، میرے ذہن میں کچھ نہیں ہے، اگر اس سے کوئی سخت ایکشن آپ کے ذہن میں ہے کہ جو Legally ممکن ہے تو اس کیلئے بھی تیار ہیں۔ ہم بالکل اس پہ متفق ہیں کہ اس کو ہم کمیٹی بھیج دیں، اگر ریاض صاحب اس کے اوپر متفق ہیں کہ ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: زرین گل صاحب اس کے اوپر بولیں گے، اس کے بعد میں ہاؤس کے سامنے پیش کروں گا۔ زرین گل صاحب۔

جناب زرین گل: ډیره مهربانی جی۔ محترم سپیکر صاحب! زه مشکور یمه، ډیره ښه خبره شاه فرمان صاحب اوکړه چې ورځ تیریږی دا شے په کوزه راروان دے۔ مونږه چې په 85ء کښې راغلی وو نو یو شان ته وو چې 88ء کښې راغلو، د هغې نه لاندې وو، چې 90ء ته شو نو د هغې نه لاندې وو، حتیٰ که دې حد ته رااورسیدو چې ملک ریاض د یو ښه کورنئ سړے په هاؤس کښې ناست او هغه ته چې کوم دے ایس ایچ او وائی چې ما له ته به دیرش زره روپئ چې کوم دے نو ایل سی ډی او دغه واخله، دا ځومره باعث شرم خبره ده په دې هاؤس کښې، زه خو وایم چې وړومبے د سسپنډ کړی، وروستو د کمیټئ ته اولیږی۔ وړومبے سسپنډ ئے کړه، که درپکښې طاقت وی او بیا ئے دغه ته اولیږه۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: بلکه په دې موقع باندې زه آئی جی پی صاحب ته دا ریکویسټ کوم چې دا Immediately د دا سسپنډ کړی او د هغې رپورټ د مونږ ته رااولیږی

(تالیاں) او د دې نه علاوه مونږ دا کمیټئ ته، Is it the desire of the House that the privilege motion, moved by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The privilege motion is referred to the concerned Committee.

توجہ دلاؤنوٹس ہا

Mr. Speaker: 'Call Attentions': Syed Jafar Shah, Item No. 07.

جناب جعفر شاہ: شکریہ جناب سپیکر۔ میں آپ کی وساطت سے ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ فرنٹیئر ایجوکیشن فاؤنڈیشن جو کہ اعلیٰ تعلیم کی مد میں منفرد کردار ادا کر رہا ہے لیکن ادارہ مالی خسارے کا شکار ہونے کی وجہ سے مفلوج ہو رہا ہے اور 20 کروڑ روپے سالانہ خسارے میں چل رہا ہے، حکومت ادارے کو فعال بنانے کیلئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، وضاحت فرمائی جائے۔

جناب سپیکر: جعفر شاہ صاحب! 'کنسرنڈ' منسٹر نہیں ہیں تو Next day پہ میں اس کو لے لوں گا۔

جناب جعفر شاہ: ہں جی؟

جناب سپیکر: Next day پہ رکھ لیتے ہیں، پینڈنگ کرتے ہیں۔

جناب جعفر شاہ: پینڈنگ کر لیتے ہیں۔ مشتاق غنی صاحب خو نشته۔

جناب سپیکر: پینڈنگ کر لیتے ہیں ٹھیک ہے جی۔ آج صبح بیمار تھا، آج اس نے مجھے فون کیا تھا کہ میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔

جناب جعفر شاہ: منسټر خو به پاتې وی کنه؟

جناب سپیکر: ہاں جی۔

جناب جعفر شاہ: قہقہہ۔

جناب سپیکر: ملک ریاض خان، ایم پی اے، آئٹم نمبر 7۔

ملک ریاض خان: تھینک یو، جناب سپیکر۔ میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ حیات آباد میں دو بڑے پارک جو کہ باغ ناران اور تاتارا پارک کے ناموں سے مشہور ہیں لیکن بد قسمتی سے وہاں پہ نہ مسجد ہے اور نہ وضو کیلئے کوئی جگہ اور نہ ہی صاف پانی پینے کا کوئی انتظام ہے، دونوں پارکوں میں ہر وقت ہزاروں کی تعداد میں لوگ موجود ہوتے ہیں، لہذا میری اس معزز ایوان کے توسط سے موجودہ حکومت سے اپیل ہو گی کہ اس کیلئے جلد از جلد اقدامات کرے، نیز فائبر گلاس سے مسجد اور وضو کی جگہ تعمیر کر کے عوام کا مسئلہ حل ہو۔

(عصر کی اذان)

جناب سپیکر: شاہ فرمان خان!

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: شکریہ جناب سپیکر۔ یہ بالکل صحیح بات ہے اور اگر اتنے بڑے پارکس کے اندر لوگ آتے ہیں Public place ہے تو بالکل اس کے اندر مسجد ہونی چاہیے۔ Agree کرتے ہیں اور جو یہ ساری Facilities ضروری ہیں اور ملک صاحب نے نشاندہی کی ہے، پہلے سے موجود ہونی چاہیئے تھیں لیکن اس کے اوپر منسٹر صاحب آئیں گے تو ان سے بھی بات کریں گے لیکن In principle حکومت ان کے ساتھ Agree کرتی ہے اور ان شاء اللہ اس کے اوپر ضرور عمل ہو گا کیونکہ یہ صحیح تجویز ہے، میں صرف یہ کہتا ہوں کیونکہ ایک ملک صاحب ہیں اور دوسرے ریاض ہیں اور جہاں ملک ریاض ہوتے ہیں، وہ پیسے ان کے پاس ضرور ہوتے ہیں۔ جب کام شروع ہو جائے تو میں ملک صاحب سے بھی ریکویسٹ کروں گا کہ ان شاء اللہ وہ چندہ بھی ڈالیں گے تاکہ Facilities اور بھی زیادہ ہو جائیں۔ (قہقہہ)۔

جناب سپیکر: آئٹم نمبر 8: منسٹر فار لاء۔۔۔۔

ملک ریاض خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اعلان فرما رہے ہیں۔

ملک ریاض خان: اگر حکومت اتنی غریب ہے تو میں دس لاکھ روپے چندے کا اعلان کرتا ہوں۔

(تالیاں)

مسودہ قانون کا متعارف کرایا جانا

(خیبر پختونخوا' وسلبلوورز' پروٹیکشن ویجلنس کمیشن مجریہ 2015)

Mr. Imtiaz Shahid (Minister for Law): Mr. Speaker Sir, I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhaw, Whistleblower Protection and Vigilance Commission Bill, 2015, in the House.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

مسودہ قانون (ترمیمی) کا زیر غور لایا جانا

(خیبر پختونخوا کینال اینڈ ڈرینج مجریہ 2015)

Mr. Speaker: Item No. 09 and 10. Honourable Minister for Irrigation, please.

Mr. Mehmaood Khan (Minister for Irrigation): ۔بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

Thank you, Mr. Speaker. I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Canal and Drainage (Amendment) Bill, 2015 may be taken into consideration at once, please.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Canal and Drainage (Amendment) Bill, 2015 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 1 and 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 1 and 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 1 and 2 stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) کا پاس کیا جانا

(خیبر پختونخوا کینال اینڈ ڈرینج مجریہ 2015)

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Honourable Minister for Irrigation, please.

Minister for Irrigation: Speaker Sahib, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Canal and Drainage (Amendment) Bill, 2015 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Canal and Drainage (Amendment) Bill, 2015 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed. Item No. 11 and 12-----

جناب محمود احمد خان: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی، محمود بیٹنی صاحب۔

جناب محمود احمد خان: مهربانی، مننه سپیکر صاحب۔ دا آئٹم نمبر 11 او 12 باندې سپیکر صاحب، زمونږ دا ریکویسټ دے چې دیکښې د دوئ مونږ له ټائم راکړی ځکه چې سپیکر صاحب! دا کوم بل دے، دا ډیر وسیع بل دے او په دې بل کښې چې دا هغه ملکونو کښې کیږی چې کوم ډیر زیات ایډوانس دی، که دا افسران دی او که دا ممبران دی او دا که مونږ څومره دلته خلق یو، دا زمونږ ټول ورونړه دی، داسې هغې د پاره مونږ ته ټائم پکار دے چې مونږ Thrash out کړو۔ دا ستاسو د حکومت کسان به شی او دا زمونږ د اپوزیشن کسان به شی، یو بل به په دې خبره پوهه کړو، د هغې نه بعد بیا چې کوم بل وی، په اتفاق سره به ئے راولو ځکه چې سپیکر صاحب! داسې پیچیده پیچیده خبرې دی چې لکه څنګه مونږه اول بلان (بلونه) په تیزئ کښې پاس کړل، بیا وروستو امنډمنټس راؤړو۔ مونږ دا ریکویسټ کوؤ منسټر صاحب ته چې دیکښې مونږ ته ټائم راکړی، دوئ به وی راسره، مونږ ممبران به شو، جعفر شاه

صاحب به شی او نور پارلیمانی لیډران به شی یا کوم ممبر راځی، په دیکښې کوم امنډمنټ راؤړی، په مشوره باندې به هغه کار اوکړو، هغه به مونږ او تاسو او د دې صوبې د پاره دې هاؤس ته به بهتر وی۔ په جلدئ کښې چې کوم بل پاس شوے دے سپیکر صاحب! هغه نقصان دے۔ دا ریکویسټ کوؤ مونږ امتیاز صاحب ته کم از کم دیکښې شپږ میاشتې راکړی چې مونږ دا Thrash out کړو چې دا کم از کم سپیکر صاحب! دا بهر ملک کښې چې کوم بل پیش کیږی، هغه په کالونو باندې Thrash out کوی او مونږ په جلدئ کښې داسې پاس کوؤ چې پته نشته چې شا ته مونږ پسې هور لګیدلے وی، هور خو نه دے لګیدلے سپیکر صاحب، مونږ دا ریکویسټ کوؤ تاسو ته چې مونږ ته ټائم راکړئ۔ دیکښې چې مونږ افسران هم رااوغواړو چې په مشورې باندې چې کوم کار کیږی چې مونږ ئے په مشورې سره اوکړو۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر!

جناب سپیکر: منور خان صاحب۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر! دا بل مخکښې هم راغلے وو، تاسو په دیکښې لکه یو خپل هغه هم ایشو کړے وو چې لاء منسټر سره تاسو مینځ کښې کښینئ خو سر! زه ډیر افسوس سره خبره کوم چې د دې اجلاس نه ئے مخکښې، یو ورځ مخکښې مونږ سره رابطه اوشوله، لاء منسټر سره هم رابطه اوشوله خو په دې باندې باقاعده طور باندې ډسکشن یا میټنګ نه وو شوے ولې چې صرف زه ممبر ووم۔ دا بیټنی صاحب چې کومه خبره اوکړله سر! دا لکه بل، حقیقت دا دے چې په دې باندې کوم Restrictions کوم هغه لګیدلی دی چې یره بهئ! نه به د ایم پی اے ورور، نه به د ایم پی اے ملګری، نه به رشته دار لکه دومره هغه دے پکښې، دا په دنیا کښې اوسیدل هم ډیر ګران دی ځکه چې که دا بل پاس هم شو کنه نو زما خیال دے چې چرته یو ایم پی اے به هم بلکه د هغه Relative، د هغوی یاران دوستان څوک به هم مطلب دے په دې معاشره کښې ژوندون تیرول زما خیال دے چې ورته ډیره به ګرانه وی، نو Kindly په دې باندې د منسټر صاحب هم لږ هغه اوکړی چې چرته په دې باندې روغ

هم 'پراپر' طریقې سره ډ سکشن اوشی او کم از کم د لا ء والا کوم کسان دی، که هغه ایډوکیټ جنرل دے ، که هغه مطلب دے داسې کسان وی چې هغې باندې Seriously discussion اوشی او کم از کم دا شے 'پراپر' طریقې سره اسمبلئ ته راوستل پکار دی۔ تهینک یو سر۔

جناب جعفر شاه: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جعفر شاه صاحب۔ دې نه پس به لا ء منسټر صاحب به خبره اوکړی خو دا چونکه اوس فائنل سټیج کښې دے ، Consideration stage کښې دے ، په دیکښې کمیټی نه جوړیږی خو دا مونږ کولې شو چې دا مونږ پینډنګ کړو او تاسو 'پراپر' امنډمنټس دیکښې راؤړے شئ، نو هغه یو طریقه کیدې شی د دې د پاره۔ جی جعفر شاه صاحب!

جناب جعفر شاه: سپیکر صاحب! ما هم دغه خبره کوله چې دا هینډل کړئ او بیا مونږ لا ء ډیپارټمنټ سره، لا ء منسټر صاحب سره کښینو چې په دې باندې ډ سکشن اوکړو څنګه چې منور خان صاحب اووئیل۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون: جناب سپیکر! دیکښې شک نشته چې دا ډیر یو اهم بل هم دے او دیکښې د ډیرو معزز ممبرانو صاحبانو تحفظات هم شته، ګاهې بګاهې ما سره هم د دوئ Contact شوے دے او فی الحال مناسب به دا وی چې دا پینډنګ شی او په دې باندې بیا مونږ Further مشوره اوکړو او د مشورې مطابق بیا دا راولو۔

جناب سپیکر: اوکے ، دا پینډنګ، او تاسو به چې دے کنه لا ء منسټر صاحب! تاسو خپله به میټنګ کوئ او چې څه امنډمنټ راځی نو تاسو به پخپله دغه کوئ۔

جناب محمود جان: جناب سپیکر صاحب! تاسو دوئ ته اووایئ چې مونږ ته د اطلاع راکوی۔

جناب سپیکر: اؤ، منسټر صاحب به اطلاع درکوی، ټهیک شو۔

مجلس قائمہ برائے محکمہ انتظامیہ کی رپورٹ کا منظور کیا جانا

Mr. Speaker: Madam Anisa Zeb Tahirkheli. Item No. 13.

Ms: Anisa Zeb Tahirkhelli: Thank you, Mr. Speaker. Mr. Speaker, I beg to move that the report of the Standing Committee No. 23 on Administration Department may be adopted.

Mr. Speaker: The motion before the House is that report of the Committee may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.

ساتویں این ایف سی ایوارڈ کی دوسری ششماہی رپورٹ کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

(جنوری تا جون 2014)

Mr. Speaker: Item No. 14, Minister for Law, Item No. 14.

Mr. Imtiaz Shahid (Minister for Law): I think the Minister Finance-----

Mr. Speaker: Item No. 14, Minister for Finance.

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کی شق 160 (3B) کی روشنی میں ساتویں این ایف سی ایوارڈ پر عملدرآمد اور نگرانی کے ضمن میں مالی سال 2013-14 کی دوسری ششماہی رپورٹ برائے جنوری تا جون 2014 اس معزز ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: Report stands laid.

خیبر پختونخوا کے امور سے متعلق پالیسی اصولوں کے مشاہدات اور ان پر عملدرآمد کی رپورٹ برائے سال 2014 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Mr. Speaker: Item No. 15, Minister for Law.

Minister for Law: Mr. Speaker Sir, I, on behalf of the honourable Chief Minister, lay the repot on the Observance and Implementation of Principles of Policy in relation to the Affairs of the Khyber Pakhtunkhwa Province for the year 2014, in the House.

Mr. Speaker: Report stands laid.

شوکت صاحب! آپ اوورسیز پاکستانی ووٹ کی قرارداد کے حوالے سے بات کرنا چاہتے تھے تو اس میں آپ Kindly ایک ڈرافٹ تیار کر لیں اور اس میں آپ Concerned جتنے بھی ہمارے پارلیمانی لیڈرز، ان کے ساتھ ڈسکس کر کے کل کے اجلاس میں آپ پیش کر لیں۔ جی، شوکت علی صاحب!

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ بہت شکریہ جناب سپیکر، یہ ذرا ہاؤس In order کر دیں تو مہربانی ہو گی۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی نلوٹھا صاحب!

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی:</u> گزارش ہے سر! کہ جو بھی باہر ہمارے اوورسیز پاکستانی رہتے ہیں جناب سپیکر! ان کیلئے بہت بڑی مشکلات ہیں۔ ایک تو جو وہاں پر Embassies بنی ہوئی ہیں، ہمارے پاکستان سے باہر تو وہ ان کو پوری طرح Facilitate نہیں کرتے اور آئے روز آپ کے پاس، اور جتنے لوگ باہر رہتے ہیں، ان کی شکایتیں ہم دیکھ رہے ہیں اور دوسرا یہ کہ ایئرپورٹس پر جب وہ آتے ہیں تو دیکھیں اتنا بڑا زرمبادلہ کمانے والے لوگ ہیں، اس میں بڑے اچھے اچھے لوگ ہیں لیکن جب وہ آتے ہیں تو ایئرپورٹس پر ان کو اس طرح نہیں Treat کیا جاتا جو ان کا حق بنتا ہے اور ایک تیسرا جو بڑا اہم ایشو ہے کہ اوورسیز پاکستانیوں کو ووٹ کا حق کیوں نہیں دیا جا رہا؟ وہ پاکستانی ہیں، وہ دنیا میں جہاں بھی پاکستانی ہیں، وہیں وہ پاکستانی ہی رہتے ہیں۔ تو اتنی بڑی تعداد میں لوگ اگر اپنے ملک سے باہر ہیں تو اپنی مجبوریوں کی وجہ سے ہیں، وہ یہاں پاکستان میں اس طرح کے روزگار کا بندوبست نہیں ہو رہا، لہذا وہ باہر جا کر روزگار کیلئے چلے گئے ہیں تو میرے خیال سے ان سے ووٹ کا حق چھیننا، یہ بڑی زیادتی ہو گی۔ اگر اٹھارہ سال کا ہے اور ووٹ اس کا اندارج ہے تو یہ میری درخواست ہو گی پوری اسمبلی سے کہ اس پہ ایک متفقہ قرارداد جو ہے وہ ہم بیٹھ کر کر لیں گے کہ جو بھی پاکستانی رہتے ہیں ملک سے باہر، ان سب کو ووٹ کا حق ملنا چاہیئے اور جو Dual nationality کا ایشو آ رہا ہے کہ جی ان کو یہاں پہ حق نہیں دیا جاتا الیکشن لڑنے کا، میرے خیال سے اس پر بھی ہمیں غور کرنا چاہیئے کہ پاکستانی پاکستانی ہوتا ہے، چاہے اس کے پاس ڈبل نہیں Triple nationality ہو، وہ پاکستانی ہوتا ہے اور ان کو ووٹ کا حق بھی دینا چاہیئے اور الیکشن لڑنے کا حق بھی دیا جانا چاہیئے۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ سارے پارلیمانی لیڈرز کے ساتھ بیٹھ کر پھر ایک جوائنٹ وہ کر لیں اور کل اس میں ان شاء اللہ دیکھیں گے۔ The sitting is adjourned till 03:00 pm of tomorrow afternoon.

(اجلاس بروز منگل مورخہ 06 اکتوبر 2015ء بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہوگیا)